

صفائی کی اہمیت

26-December-2019



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
 أَمَا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا نُورَ اللَّهِ

دُرُودِ پَاک کی فضیلت

آمنہ کے دلبر، محبوبِ رب اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُودِ شریف پڑھتا ہو گا۔“

(ترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲/۲، حدیث: ۳۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! حُصُولِ ثَوَابِ کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نَبِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ مُسْلِمَانِ کی نَبِیَّتِ اُس کے عمل سے بہتر ہے۔^(۱)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم وین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا روزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سٹ سرگ کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلٹھنے سے بچوں گی۔ صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوْا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مضافہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دوران بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پیاری اسلامی بہنوں! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے ”صفائی کی اہمیت“ ڈرائیور کی موت کی وجہ کیا بنی؟ گندگی کے کیا کیا نقصانات ہیں اور گندار ہنا کن کن چیزوں سے دوچار کر سکتا ہے؟، صفائی کے بارے میں اسلام ہمیں کیا تعلیم ارشاد فرماتا ہے؟، قرآن و احادیث میں صفائی ستھرائی کی کیا اہمیت بیان ہوئی ہے؟ کھانے سے پہلے اور بعد کے وضو کی کیا کیا برکتیں ہیں؟ کچرے کے ڈھیر میں لگنے والی آگ نے کیا تباہی مچائی، دل کی صفائی کس قدر ضروری ہے؟ یہ تمام چیزیں ان شاء اللہ آج کے بیان میں ہم سنیں گی۔ اللہ پاک ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ڈرائیور کی پر اسرار موت

ایک دن زید اپنے قریبی دوستوں کے ساتھ بذریعہ کار کہیں جا رہا تھا، کار فرارٹے بھرتی ہوئی اپنی

منزل کی جانب رواں دواں تھی کہ زید کو راستے میں ایک ہوٹل نظر آیا، زید نے گاڑی ہوٹل پہ لگائی اور اپنے دوستوں سے کہا: ہمارا سفر کافی لمبا ہے، کھانے کا وقت بھی ہو چکا ہے، مجھے تو بہت بھوک لگی ہے لہذا اگر ہم اس ہوٹل پر رک کر کچھ کھاپی لیں گے تو ہمارا بقیہ سفر اچھا گزرے گا، آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ سب نے کہا: ٹھیک ہے، چنانچہ سب دوست کار سے اتر گئے، زید نے دوستوں کو کہا آپ لوگ چلیں میں کار کو لاک کر کے آتا ہوں، چنانچہ سب دوست ہوٹل (Hotel) کی جانب چل دیئے، زید نے جلدی جلدی کار کو لاک کیا اور وہ بھی سیدھا ہوٹل کی جانب چل دیا، آتے ہی سب نے پہلا کام یہ کیا کہ ہاتھ منہ وغیرہ دھوئے اور خالی نشستوں پر بیٹھ گئے، زید نے مشورہ کر کے کھانے کا آرڈر دیا، کھانا آگیا اور سب دوست کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے، کھانے سے فراغت کے بعد زید کاؤنٹر پر آیا اور بل ادا کر کے ہوٹل سے نکل ہی رہا تھا کہ اسی دوران اچانک ہوٹل میں بھگدڑ مچ گئی، کیا دیکھا کہ لوگ حیرانی و پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں، زید اور اس کے دوست کافی حیران تھے کہ ابھی تو یہاں سب کچھ ٹھیک تھا یہ اچانک سب کو کیا ہو گیا، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ کچھ دیر پہلے ایک ٹرک ڈرائیور نے اس ہوٹل میں کھانا کھایا اور کھانے کے فوراً بعد وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ دوسرے کئی لوگوں نے بھی اُس ہوٹل میں کھانا کھایا، خود زید اور اس کے دوستوں نے بھی تو اسی ہوٹل میں کھانا کھایا تھا مگر ان میں سے کس کو کچھ بھی نہیں ہوا۔ تحقیق شروع ہوئی، کسی نے بتایا کہ ڈرائیور نے کھانے سے پہلے ہوٹل کے قریب ٹرک کے ٹائر چیک کئے تھے، پھر ہاتھ دھوئے بغیر اُس نے کھانا کھایا تھا۔ چنانچہ ٹرک کے ٹائروں کو چیک کیا گیا تو انکشاف ہوا کہ ٹائر کے نیچے ایک زہریلا سانپ کچلا گیا تھا جس کا زہر ٹائر پر پھیل گیا اور وہ ڈرائیور کے ہاتھوں پر لگ گیا، ہاتھ نہ دھونے کے سبب کھانے کے ساتھ وہ زہر پیٹ میں چلا گیا جو کہ ڈرائیور کی فوری موت کا سبب بنا۔

گندگی کے نقصانات

پساری پساری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! انسانی صحت کے لئے صفائی ستھرائی کتنی ضروری جبکہ گندگی کتنی خطرناک ثابت ہوتی ہے، ڈرائیور (Driver) کو زہریلے ہاتھ نہ دھونے کی وجہ سے موت کا شکار ہونا پڑا، لہذا اگر ہم اپنے آپ کو ہلاکت و بربادی سے بچانا چاہتی ہیں، اگر ہم بیماریوں سے بچنا چاہتی ہیں، اگر ہم جراثیم کے حملوں سے بچنا چاہتی ہیں، اگر ہم اپنی صحت کو غنیمت اور نعمت سمجھتی ہیں، اگر ہم ڈاکٹروں اور حکیموں کی بھاری فیسوں کے بوجھ سے بچنا چاہتی ہیں، اگر ہم ہسپتالوں کے چکر نہیں لگانا چاہتیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم صاف ستھرا رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں، کیونکہ گندگی انسانی صحت کی دشمن ہے، گندگی وقت سے پہلے انسان کو بوڑھا کر دیتی ہے، گندگی بیماریوں کو لاتی ہے، گندگی موت کے قریب کر دیتی ہے، گندگی ڈاکٹروں اور دواؤں کا محتاج کروا دیتی ہے، گندگی چیزوں کو وقت سے پہلے ہی پرانا کر دیتی ہے، گندگی مچھروں کی پیدائش کا سبب ہے، گندگی معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ لیتی ہے، گندگی دینی کاموں میں رکاوٹ کا باعث بن جاتی ہے، صفائی کا خیال نہ رکھنے والی معاشرے میں اپنا وقار کھو دیتی ہے، صفائی کا خیال نہ رکھنے والی کوئی عزت نہیں ہوتی، صفائی کا خیال نہ رکھنے والی ترقی نہیں کر پاتی، صفائی کا خیال نہ رکھنے والی احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتی ہے، اَلْغَرَضُ! گندگی بہت سی خرابیوں کا مجموعہ ہے اور صفائی کا خیال نہ رکھنے والی کسی بھی طرح لائق تعریف نہیں۔ بیان کردہ واقعے سے یہ نکتہ بھی معلوم ہوا! جب بھی کھانا کھایا جائے تو یاد کر کے کھانے کا وضو ضرور کر لینا چاہئے یعنی اچھی طرح ہاتھ، منہ کا اگلا حصہ ضرور دھو لینا چاہئے اور کلی بھی کر لی جائے، اس لئے کہ ہم روزانہ ان ہاتھوں سے بیسیوں کام کرتی ہیں، جس کے سبب میل پکچیل، بے شمار جراثیم ہمارے ہاتھوں سے چمٹ جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کھانے کا

وضو کرنے کی برکت سے نہ صرف ہمارے ہاتھ منہ وغیرہ کی صفائی ہو جاتی ہے بلکہ ہمیں کئی بیماریوں اور جراثیم سے بھی تحفظ (Protection) حاصل ہو جاتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں تو باقاعدہ اس کی ترغیبیں بھی موجود ہیں۔ آئیے! ترغیب کے لئے 5 فرامینِ مُصطفیٰ سنتی ہیں، چنانچہ

کھانے سے پہلے اور بعد کے وضو کے فضائل

- (1) ارشاد فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا مُتَحَجِّجِ کو دُور کرتا ہے اور یہ رسولوں علیہم السَّلَام کی سنتوں میں سے ہے۔ (معجم اوسط، ۲۳۱/۵، حدیث: ۷۱۶۶)
- (2) ارشاد فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ کریم اُس کے گھر میں خیر (یعنی بھلائی) زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے، وضو کرے اور جب اٹھایا جائے اُس وقت بھی وضو کرے۔ (ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، ۹/۴، حدیث: ۳۲۶۰)
- (3) ارشاد فرمایا: کھانے سے پہلے وضو کرنا ایک نیکی اور کھانے کے بعد کرنا دو نیکیاں ہیں۔ (جامع صغیر، ص ۵۷۴، حدیث: ۹۶۸۲)
- (4) ارشاد فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعد وضو (یعنی ہاتھ اور منہ کا اگلا حصہ دھونا) رزق میں کُشادگی کرتا اور شیطان کو دُور کرتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب المعیشتہ والاعدات، الباب الاول، جز ۸، ۱۰۶/۱۵، حدیث: ۴۰۷۵۵)
- (5) ارشاد فرمایا: کھانے میں برکت کا ذریعہ اس سے پہلے وضو کرنا (یعنی دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا) ہے اور اس کے بعد (یعنی کھانے کے بعد) وضو کرنا ہے۔ (ترمذی، کتاب الاطعمہ، باب ماجاء فی الوضوء... الخ، ۳۳۴/۳، حدیث: ۱۸۵۳، ملقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ کھانے کے وضو سے مراد نماز والا وضو نہیں بلکہ اس سے مراد دونوں ہاتھ گٹوں تک اور منہ کا اگلا حصہ دھونا اور کھلی کرنا ہے۔ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: تورات شریف میں دو بار ہاتھ دھونے کھلی کرنے کا حکم تھا، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مگر قوم کے شریروں نے صرف بعد والا باقی رکھا، پہلے کا ذکر مٹا دیا۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کھلی کرنے کی ترغیب اس لئے ہے کہ عموماً کام کاج کی وجہ سے ہاتھ ودانت میلے ہو جاتے اور کھانے سے ہاتھ منہ چکنے ہو جاتے ہیں لہذا دونوں وقت صفائی کی جائے۔ کھانا کھا کر کھلی کرنے والا ان شاء اللہ دانتوں کے مُوزی مرض پائیریا (PHYORRHEA) سے محفوظ رہے گا، وضو میں مسواک کا عادی دانتوں اور معدہ کے امراض سے بچا رہتا ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد پیشاب کرنے کی عادت ڈالو اس سے گردہ و مثانہ کے امراض سے حفاظت ہوتی ہے۔ بہت مجرب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔ (مرآة المناجیح، ۶/۳۲ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! صفائی سترائی بہترین عادت ہے۔ امیری ہو یا غریبی، تندرستی ہو یا بیماری ہر حال میں صفائی سترائی عزت و وقار کی محافظ ہے۔ دین اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کر کے عزت و بلندی عطا کی وہیں ظاہری پاکیزگی، صفائی سترائی اور پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بلند کیا، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی سترائی، ظاہری شکل و صورت کی عمدگی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور ساز و سامان کی بہتری ہو یا سواری کی دھلائی اَلْعَرَضُ! ہر چیز کو صاف سترار کھنے کی دین اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ ارشاد باری ہے:

ستھرے لوگ اللہ کریم کو پسند ہیں

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٣١﴾ ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔ (پ ۲، البقرہ: ۲۲۲)

جبکہ احادیث مبارکہ میں بھی مختلف مقامات پر صفائی ستھرائی کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ آئیے! اس ضمن میں 7 احادیث مبارکہ سنتی ہیں، چنانچہ

احادیث میں صفائی کی اہمیت

(1) ارشاد فرمایا: اَلطُّهُورُ زِينَةُ الْاِيْمَانِ نِصْفُ اِيْمَانٍ هُوَ۔

(مسند احمد، مسند الکوفيين، ۶/۳۵۸، حدیث: ۱۸۳۱۵ ملتقطاً)

(2) ارشاد فرمایا: بے شک اسلام صاف ستھرا (دین) ہے تو تم بھی صفائی ستھرائی حاصل کیا کرو کیونکہ جنت میں صاف ستھرا رہنے والا ہی داخل ہوگا۔

(کنز العمال، کتاب الطہارۃ، الباب الاول فی فضل الطہارۃ، ج ۹، ۲۳/۵، حدیث: ۲۵۹۹۶)

(3) ارشاد فرمایا: جو چیز تمہیں مل جائے اس سے صفائی ستھرائی حاصل کرو، اللہ کریم نے اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے اور جنت میں صاف ستھرا رہنے والے ہی داخل ہوں گے۔

(جمع الجوامع، ۱۱۵/۳، حدیث: ۱۰۶۲۴)

(4) ارشاد فرمایا: جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی ساریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری ہیئت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزت کریں۔

(جامع صغیر، ص ۲۲، حدیث: ۲۵۷)

حضرت علامہ عبد الرؤف مُناوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے انسان نفرت و حقارت محسوس کرے اس سے بچا جائے خصوصاً حکمرانوں اور علمائے کرام کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔ (فیض القدید، ۲۴۹/۱، تحت الحدیث: ۲۵۷ ملخصاً)

(5) ارشاد فرمایا: لازم ہے ہر مسلمان پر کہ ہر سات دن میں ایک دن غسل کرے جس میں سر و جسم دھوئے۔ (بخاری، کتاب الجمعة، باب هل علی من لم یشهد... إلخ، ۳۱۰/۱، حدیث: ۸۹۷)

حکیم الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یہاں ایک دن سے مراد جمعہ کا دن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہفتہ میں جمعہ کے دن غسل کر لینا چاہیے تاکہ بدن بھی صاف ہو جائے اور کپڑے بھی اور جمعہ کی بھیڑ میں مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو، چونکہ سر میں میل جوئیں زیادہ ہو جاتی ہیں، اس لئے خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ورنہ جسم میں یہ بھی داخل تھا۔ غسل میں کلی اور ناک میں پانی لینا اور تمام جسم کا دھونا ہمارے ہاں فرض ہے۔ (مرآة المناجیح، ۱/۳۴۵ تا ۳۶۲ ملقطاً)

(6) حضرت جابر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے یہاں تشریف لائے، ایک شخص کو پر آگندہ سر دیکھا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، فرمایا: ”کیا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کر لے اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی، جس سے کپڑے دھولے۔ (ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی غسل الثوب و فی الخلقان، ۲/۷۲، حدیث: ۴۰۶۲)

(7) حضرت عطاء بن یسار رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں، رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کی طرف اشارہ کیا، گویا بالوں کے درست کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ وہ شخص درست کر کے واپس آیا تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں

کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔ (موطا امام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، ۴۳۵/۲، حدیث: ۱۸۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پساری پساری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا! صفائی اللہ کریم کو پسند ہے، صفائی رسول کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند ہے، صفائی انسان کو جنت میں داخل کرے گی، صفائی پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے، صفائی انسان کو عزت بخشتی ہے اور صفائی کا اہتمام نہ کرنے والے کو رسول کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سمجھایا ہے، لہذا ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے جسم اور لباس وغیرہ نجاست سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ میل کچیل وغیرہ سے بھی صاف رکھے۔ اپنے سر کے بالوں کو بھی درست رکھے۔ ناخن (Nails) بھی زیادہ نہ بڑھنے دے کہ ان میں میل کچیل بھر جاتا ہے، پھر وہ کھانے وغیرہ کے ساتھ پیٹ کے اندر پہنچتا رہتا ہے جس کے سبب طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

پساری پساری اسلامی بہنو! ہو سکے تو ہر جمعہ کو غسل اور صفائی کا اہتمام کیجئے، اور ناخن وغیرہ کاٹ لیجئے، ☆ لیکن دانت سے ناخن نہیں کاٹنا چاہیے کہ مکروہ ہے اور اس سے مرض برص پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیوع، ۶۲۸/۹) ☆ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں۔ یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (کیمیاء سعادت، ۱/۱۶۸) ☆ ناخن یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد دفن کر دینا چاہیے۔ بیت الخلا یا غسل خانہ میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیوع، ۶۲۸/۹) ☆ ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھولینے چاہیے۔ ☆ ناک کے بال نہ اکھاڑیں کہ اس سے مرض آکلہ پیدا ہو جانے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والحصا... الخ، ۳۵۸/۵) (آکلہ پہلو میں

ہونے والے اُس پھوڑے کو کہتے ہیں جس سے گوشت پوست (کھال) سڑ جاتے ہیں اور گوشت جھڑنے لگتا ہے۔)

صَلِّ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلِّ اللهُ عَلَى مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! جس طرح ہم اپنے بدن، لباس، استعمالی چیزوں اور گھر کو صاف ستھرا رکھتی ہیں اسی طرح گھر کے باہر کے اطراف کو بھی صاف ستھرا رکھنا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے۔ بڑے شہروں میں انتظامیہ کی طرف سے رہائشی علاقے سے تھوڑی دور ایک جگہ مقرر ہوتی ہے کہ آس پاس کے لوگ اپنے گھروں کا کچرا وہاں ڈال دیں پھر وہاں سے انتظامیہ کی گاڑیاں اس کچرے کو ٹھکانے لگانے کے لئے لے جاتی ہیں، لیکن بعض لوگ عین روڈ (Road) کے درمیان یا کسی کے گھر کے سامنے کچرے کا ڈھیر لگانا شروع کر دیتے ہیں، ایک کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا بھی اپنے گھر کا کچرا وہاں پھینکتا ہے تو گویا لائن لگ جاتی ہے، وہی جگہ عوامی طور پر کچرا کو نڈی قرار پاتی ہے، لیکن جس کے گھر کے باہر یہ کارروائی کی جاتی ہے وہ کس کرب و تکلیف سے گزرتا ہے اس کا حال وہی بتا سکتا ہے جس پر یہ گزری ہو۔ آئیے! اس ضمن میں دل تھام کر ایک لرزہ خیز واقعہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

افسوس ناک حادثہ

ایک مرتبہ کراچی کے علاقہ کھڈا مارکیٹ میں رات کے وقت کچرے کے ڈھیر میں لگنے والی آگ کے دھوئیں نے ایک رہائشی عمارت کی پہلی منزل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس کے نتیجے میں دم گھٹنے سے 7 سالہ آمنہ، 3 سالہ ایان اور ایک سالہ عبدالعزیز زندگی کی بازی ہار کر موت کی وادی میں چلے گئے جبکہ بچوں کی والدہ کو تشویش ناک حالت میں I.C.U میں داخل کیا گیا۔ اللہ کریم لو! حقیقین کو صبر جمیل اور اس پر ثوابِ عظیم عطا فرمائے۔ (آمین) کچرے کے ڈھیر میں آگ کسی نے جان بوجھ کر لگائی یا کسی کی

غلطی کی وجہ سے بھڑک اٹھی، بہر حال ایک خاندان پر صدمات کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ تین ننھی مسکراتی کلیاں مرجھا گئیں اور خوشیوں بھرے گھر میں اداسیوں نے بسیرا کر لیا۔ اس حادثے کا ذمہ دار کسے قرار دیا جائے؟ اہل محلہ کو جو اس رہائشی عمارت کے نیچے کچرے کا ڈھیر لگاتے رہے اور ناسمجھی میں دوسروں کی موت کا سامان تیار کرتے رہے، یا پھر ان افراد کو ذمہ دار قرار دیا جائے جو ہر ماہ کی تنخواہ تولیتے ہیں مگر صفائی کرنے کی ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہفتوں بلکہ مہینوں تک اپنی شکل نہیں دکھاتے، پھر جب کوئی ایسا حادثہ (Accident) ہو جاتا ہے تو اپنی کوتاہی و سستی کو تسلیم کرنے کے بجائے دوسروں پر الزام ڈال کر جان چھڑا لیتے ہیں۔

شہروں میں جگہ جگہ اُبلتے گٹر جن کا پانی گلیوں اور سڑکوں پر ایک تالاب کی صورت اختیار کر جاتا ہے اور جا بجا کچرے کے ڈھیر اس بات کی جانب بھی اشارہ کر رہے ہیں کہ مجموعی طور پر ہم صفائی ستھرائی کے معاملے میں اسلامی احکامات پر عمل کرنا چھوڑ چکے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر والوں، خصوصاً اپنے بچوں کی شروع سے ہی صفائی ستھرائی کو اپنانے والی تربیت کریں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لباس تم پہننے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی ساریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری حالت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزت کریں۔ (جامع صغیر، ص ۲۲، حدیث: ۲۵۷) ہمیں چاہیے کہ اپنے بچوں کا یہ ذہن بنائیں کہ وہ اپنا گھر صاف رکھنے کے لئے گلی میں کچرا نہ پھیلائیں، گلی کو صاف رکھنے کے لئے چوک کو کچرا کُنڈی نہ بنائیں۔ (ماہنامہ فیضان مدینہ،

فروری 2017 طحّصاً)

دل کی اصلاح کی ضرورت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ظاہری صفائی ستھرائی کے متعلق سن رہی تھیں۔ یاد رکھئے! ظاہری جسم اور لباس کی صفائی ستھرائی اپنی جگہ لیکن دل کی اصلاح و پاکیزگی بھی بہت ضروری ہے، چنانچہ

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ طہارت نشان ہے: آگاہ رہو کہ جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے، خبردار وہ دل ہے۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب فضل من استبرأہ لدینہ، ۳۳/۱، حدیث ۵۲)

حکیمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دل بادشاہ ہے جسم اس کی رعایا، جیسے بادشاہ کے دُرست ہو جانے سے تمام مُلک ٹھیک ہو جاتا ہے، ایسے ہی دل سنبھل جانے سے تمام جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، دل ارادہ کرتا ہے جسم اس پر عمل کی کوشش (کرتا ہے)، اس لیے صوفیائے کرام (رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمُ أَجْمَعِیْن) دل کی اصلاح پر بہت زور دیتے ہیں۔

(مرآة المناجیح، ۴/۲۳۰ ملقطاً)

کپڑے میں رکھوں صاف تو دل کو مرے کر صاف اللہ تو مدینہ مرے سینے کو بنا دے

(وسائلِ بخشش مرتب، ص ۱۱۷)

امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ظاہری اعمال کا باطنی اوصاف کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ اگر باطن خراب ہو تو ظاہری اعمال بھی خراب ہوں گے اور اگر باطن حَسَنَد، ریاکاری اور تکبر وغیرہ عیبوں سے پاک ہو تو ظاہری اعمال بھی دُرست ہوتے ہیں۔ (منہاج العابدین، الباب الاول، العقبة الاولى، ص ۱۳، ملخصاً) باطنی گناہوں کا تعلق عموماً دل کے ساتھ ہوتا ہے۔ لہذا دل کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ امام

محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ايك اور مقام پر فرماتے ہیں: جس کی حفاظت اور نگرانی بہت ضروری ہے وہ دل ہے کیونکہ یہ تمام جسم کی اصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر تیرا دل خراب ہو جائے تو تمام اعضاء خراب ہو جائیں گے اور اگر تو اس کی اصلاح کر لے تو باقی سب اعضاء کی اصلاح خود بخود ہو جائے گی۔ کیونکہ دل درخت کے تنے کی طرح ہے اور باقی اعضاء شاخوں کی طرح، اور شاخوں کی درستی یا خرابی درخت کے تنے پر موقوف ہے۔ تو اگر تیری آنکھ، زبان، پیٹ وغیرہ درست ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تیرا دل درست ہے اور اگر یہ تمام اعضاء گناہوں کی طرف راغب ہوں تو سمجھ لے کہ تیرا دل خراب ہے۔ پھر تجھے یقین کر لینا چاہیے کہ دل کا خراب ہونا بہت سخت بات ہے۔ اس لیے دل کی درستی کی طرف پوری توجہ دے تاکہ تمام اعضاء کی اصلاح ہو جائے اور تو روحانی راحت محسوس کرے۔ پھر دل کی اصلاح نہایت مشکل اور دشوار (Difficult) ہے کیونکہ اس کی خرابی خطرات و وسوسوں پر مُشْتَبِل ہے جن کا پیدا ہونا بندے کے اختیار میں نہیں۔ اس لیے اس کی اصلاح میں پوری ہوشیاری، بیداری اور بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ (منہاج العابدین، الباب الثالث، العقبة الثالثة، ص ۹۸)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّيْ اللهُ عَلَي مُحَمَّد

سُنَّتِ كِي فَضِيْلَتِ

پساری پساری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنیتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنّت سے مَحَبَّتِ كِي اس نے مجھ سے مَحَبَّتِ كِي اور جس نے مجھ سے مَحَبَّتِ كِي وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشکاۃ کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵)

سنین عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے
مسواک کرنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! امیر اہلسنت دامت بركاتہم تعالیٰ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ سے مسواک کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں۔ پہلے دو (2) فرامین مضافاً صلّ اللہ علیہ والہ وسلم سنئے: (1) دو رکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر (70) رکعتوں سے افضل ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الطہارة، باب الترغیب فی السواک... الخ، ۱۰۲/۱، حدیث: ۱۸) (2) مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اس میں منہ کی صفائی اور رب کریم کی رضا کا سبب ہے۔ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲۳۸/۲، حدیث: ۵۸۶۹) ☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: مسواک میں دس (10) خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنت کے موافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب کریم راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ درست کرتی ہے۔ (جمع الجوامع، ۲۳۹/۵، حدیث: ۱۳۸۶۷) ☆ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ ☆ مسواک کی موٹائی چھوٹی انگلی کے برابر ہو۔ ☆ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ☆ اس کے ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خلا کا باعث بنتے ہیں۔ ☆ مسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے ☆ مناسب ہے کہ اس کے ریشے روزانہ کاٹے رہئے کہ ریشے اُس وقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں سختی باقی رہے۔ ☆ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے۔ ☆ جب بھی مسواک کرنی ہو کم از کم 3 بار کیجئے۔ ☆ ہر بار

مسواک دھو لیجئے۔ ☆ مسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھوٹی انگلی اس کے نیچے اور بیچ کی 3 انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔ ☆ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر الٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر الٹی طرف نیچے مسواک کیجئے۔ ☆ مٹھی بند کر کے مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ☆ مسواک کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ کے رسالے ”مسواک شریف کے فضائل“ کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب، بہار شریعت حصہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ اور امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ کے دو رسالے ”101 مدنی پھول“ اور ”163 مدنی پھول“ ہدیۃ طلب کیجئے اور پڑھئے۔